یا اَبا بکرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ (حدیث نبوی)

تم ذاتِ خدا سے نہ جُدا ہو نہ خُدا ہو   اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو

آنحضرت بتمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود (مدارج)

عقیدۃُ الصّالحین فی نورِ سیّد المرسلین

از قلم

مناظرِ اسلام حضرت صُوفی سردار محمّد نشان
ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی ۱ کاموںکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ۔ کاموںکی

دوسرا ایڈیشن

بار اوّل	۲۰ محرم الحرام سنہ ۱۴۰۶ھ
تعداد	ایک ہزار
طباعت	آفسٹ کاغذ
طابع	انجمن طلبائے اسلام
بفیضانِ نظر	مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا

صوفی محمد اللہ دتہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
-------- وسن پورہ لاہور

ملنے کے پتے

مکتبہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

مکتبہ شرکتِ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

معاونین حضرات: میاں ظہور احمد انصاری۔ ڈاکٹر لیاقت علی۔ عبدالغفار انصاری۔ حاجی محمد عاشق۔ محمد اشرف رحمانی۔ مستری خوشی محمد شاہین آباد گوجرانوالہ۔ جناب محمد رفیق صاحب شاہین آباد گوجرانوالہ۔ حافظ محمد رفیق صاحب سادھوکے۔

حرفِ اوّل

ہمارے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بعض لوگ طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس نور نہیں۔ کیونکہ نور کی اولاد نہیں ہوتی۔ نور کھاتا نہیں۔ نور کے والدین نہیں ہوتے۔ خاکی نوری کا نکاح ثابت نہیں۔ فقیر نے ان تمام سوالوں کے جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں اختصار کے ساتھ نقل کئے ہیں۔ تاکہ سادہ مسلمان اس رسالے کو پڑھ کر حقیقت سے آگاہ ہو جائیں۔ اور بد عقیدہ لوگوں کی نشان دہی کر سکیں اور صحیح العقیدہ اہلِ سنت والجماعت پر گامزن رہیں۔ تحریر کردہ عبارات میں اگر کوئی غلطی ہو تو قارئین کرام پڑھ کر مجھ ناچیز کو ضرور آگاہ کریں۔ اور رسالہ کو پڑھ کر میرے لئے دعائے مغفرت بھی کریں۔ اللہ تعالےٰ میری اس سعی کو قبول فرما کر ثوابِ دارین عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

نیاز آگین

سردار محمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

امابعد

سوال :- جناب صوفی صاحب آپ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور مانتے ہیں یا بشر۔

جواب :- ہم نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نوری بشر مانتے ہیں اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت تو ملائکہ سے بھی افضل ہے۔ اور یہی سلف صالحین کا عقیدہ ہے۔

سوال :- کیا آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا قرآن مجید سے ثابت کر سکتے ہیں۔

جواب :- ہاں جناب ہم قرآنِ کریم سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا ثابت کرتے ہیں۔ لیجئے پہلے قرآنِ پاک سے استدلال نقل کیا جاتا ہے۔

سورۃ المائدہ پ ۶ ع ۷ آیت ۱۵۔ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے۔ اور قرآن جو بیان کرنے والا ہے۔

نقل کردہ ترجمہ علامہ وحید الزماں غیر مقلد کی تفسیر وحیدی کا ہے۔ اسی آیت مبارک کے متعلق مفسرین اہلِ سنّت وجماعت کی تفاسیر کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۶۰ طبع بیروت، (قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) قَدْ جَآءَکُمْ یَا اَھْلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ یعنی بالنور مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (وَکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ) ھُوَ الْقُرْآن

۲۔ روح البیان ج ۲ ص ۳۶۹ طبع بیروت قِیْلَ الْمُرَادُ بِالْاَوَّلِ ھُوَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ بالثانی القرآن۔

۳۔ روح المعانی ج۶/۸۷ طبع تہران (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) عَظِیْمٌ وَھُوَ نُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالنَّبِیُّ الْمُخْتَارُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلٰی ھٰذَا ذَھَبَ قَتَادَۃُ وَاخْتَارَہُ الزَّجَاجُ۔

۴۔ تفسیر الثعالبی ج۱/۴۵۳ (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ) ھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکِتَابٌ مُّبِیْنٌ ھُوَ الْقُرْاٰن۔

۵۔ تفسیر السراج المنیر ج۱/۳۶۳ (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ) ھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (وَکِتَابٌ مُّبِیْنٌ) وَھُوَ الْقرآن۔

۶۔ تفسیر مراح لبید ج۱/۱۹۶ (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) ای رَسُوْلٌ وَھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (وَکِتَابٌ مُّبِیْنٌ) وَھُوَ الْقُرآن۔

۷۔ تفسیر کبیر ۱۱/۱۸۹ (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) اِنَّ الْمُرَادَ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ وَبِالْکِتَابِ الْقُرْآنُ۔

۸۔ تفسیر مظہری ج۳/۶۸ (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) یعنی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (وَکِتَابٌ مُّبِیْنٌ) (وَھُوَ الْقُرْآن۔

۹۔ تفسیر نیشاپوری ج۲/۱۳ زیر آیت (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ) نُوْرٌ مُحَمَّدٌ اوالاسلام وَکِتَابٌ مُّبِیْنٌ ھو القرآن۔

۱۰۔ تفسیر ابن عباس ج۱/۷۲ (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) رسول یعنی محمدًا (وَکِتَابٌ مُّبِیْنٌ) بالحلال والحرام (یھدی بہ) بمحمدٍ والقرآن۔

۱۱۔ تفسیر البحر المحیط ج۳/۴۴۸ (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) وقیل النور الرَّسُوْلُ۔

۱۲۔ تفسیر ابن کثیر ج۲/۳۴ طبع بیروت (قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) اَلَّذِیْ اَنْزَلَہٗ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْم۔

۱۳- تفسیر جامع البیان (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) ای قرآن
او محمد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام -

۱۴- تفسیر بیضاوی ۹۲/ج۱ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) قیل یرید بالنور
محمداً صلی اللّٰه علیہ وسلم -

۱۵- تفسیر نسفی ۲۱۴/ج۱ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) النور محمد صلی اللّٰہ
علیہ وسلم -

۱۶- الصاوی علی الجلالین ۲۳۹/ج۱ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) ہو
نور النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم (وکتاب) قرآن

۱۷- جلالین علی الکمالین ۹۷ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) ہو النبی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم (وکتاب) قرآن

۱۸- تفسیر الخازن علی المعالم التنزیل (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ)
یعنی محمداً صلی اللّٰہ علیہ وسلم (وکتاب مبین) یعنی القرآن

۱۹- تفسیر حسینی اردو ۲۰۲ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) مفسروں نے کہا ہے
کہ نور تو حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب مبین قرآن شریف ہے۔ اب
تفاسیر وہابیہ کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

۲۰- فتح القدیر للشوکانی ۲۳/ج۲ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) قال الزجاج
النور محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم (وکتاب مبین) القرآن

۲۱- تفسیر فتح البیان للنواب صدیق الحسن بھوپالی ۳۵/ج۳ (قَدْ جَآءَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) قال الزجاج النور محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم
(والکتاب المبین) القرآن -

۲۲- تفسیر موضح القرآن ۱۰۲ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نور) روشنی محمد صلی اللّٰہ

علیہ وآلہ وسلم ہیں - اور کتاب قرآن ہے - راہ دکھاتا ہے - اللہ تعالیٰ ساتھ اس روشنی کے یا کتاب کے -

۲۳- تفسیر ثنائی ج ۱ ص ۳۶۲ تمہارے پاس اللہ کا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روشن کتاب قرآن شریف آئی -

۲۴- تفسیر محمدی ج ۲ ص ۲۱ از جانب خدا نوری وکتاب روشن یعنی قرآن
بعض خیانت ظاہر کرے تے بعضوں روگردانے
نور مراد محمد یا اسلام جویں ربانے

۲۵- مدارج النبوۃ فارسی ج ۲ ص ۳۵۲ ازاں جملہ اسم النور است وایں اسم ذاتی است لَقَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ یعنی بمحمدٍ وکتابٌ مبین یعنی القرآن

لیجئے اب تفاسیر شیعہ حضرات کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں -

۲۶- تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۱۷۲ (قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) یعنی یا النور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷- تفسیر منہاج الصادقین ج ۳ ص ۱۹۹ و نزد بعض مراد بنور حضرت رسالت است کہ مردماں بادمهتدی میشوند اول ما خلق اللہ نوری - فقیر نے اکثر تفاسیر سے ثابت کر دیا - کہ ہمارے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں اور بالقرآن ثابت ہے -

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کا انکار کرنے والا قرآن کریم کا منکر ہے - نصوصِ قطعیہ کا منکر کافر ہے -

آیت نمبر ۲ :- یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ - (الصّف - القرآن)

آیت نمبر ۳ :- یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَی اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ - التوبہ ۳۲

ان دونوں آیات کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ان دونوں آیات کے متعلق اختصار سے نقل کیا جاتا ہے۔

۲۸۔ تفسیر در منشور ۲۳۱/ج۳ عن الضحاك رضی الله عنه فی قوله یریدون ان یطفؤا نور الله یقول یریدون ان یهلك محمد صلی الله علیه وسلم

ترجمہ:۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ کافر چاہتے ہیں۔ کہ وہ اللہ کے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کر دیں۔

۲۹۔ تفسیر الخازن علی المعالم ۸۴/ج۳ زیر آیت (یریدون ان یطفؤا نور الله)

قیل المراد من النور الدلائل الدالة علی صحته۔ نبوته صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہا گیا کہ نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلائل دلالت کرنے والے ہیں۔ فقیر نے قرآن کریم کی تین آیات سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا ثابت کیا ہے۔ اب انکار کی گنجائش باقی نہ رہی۔

سوال:۔ ان تمام آیات سے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہدایت ہونا ثابت ہے نہ کہ نورِ حقیقی۔

جواب:۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نور ہے۔ بلکہ نورٌ علی نور ذات ہے۔ جناب نے کتنا لغو سوال کیا ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نور ہدایت ہی ہیں۔ جناب پہلے ذات نور ہوگی تو نور ہدایت بنے گی۔ جناب کا سوال بھی آپ کو مفید ثابت نہیں ہوگا۔ کیونکہ نور سے ہی اندھیرے میں ہدایت لی جاتی ہے۔ اگر ذات کو نور نہیں مانتے تو ہدایت چہ معنی دارد۔ مفسرین کرام اور محدثین کرام نے نور کی یوں تعریف لکھی ہے۔ حقیقة النور هو الظاهر بنفسه المظهر لغیره۔ نور کی حقیقت یہ ہے کہ وہ خود نور ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو نور بنانے والا ہوتا ہے۔

سوال :- جناب نے صرف نور والی آیات ہی نقل کی ہیں - اور بشریت والی نقل کرنا قصداً چھوڑ گئے - سورہ کہف میں صریحاً آیت موجود ہے - قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحیٰ اِلَیَّ اس آیت سے نبی پاک کا ہماری مثل ہونا بشر ثابت ہے - اور آپ نور کی بار بار رٹ لگا رہے ہیں -

جواب - جناب ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نوری بشر مانتے ہیں - اگر آپ کی حقیقت بشر ہی ہے تو جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ثابت کریں - باقی جناب کی نقل کردہ آیت بھی جناب کے منافی ہے - لو خود صیّاد اپنے جال میں پھنس گیا - سورۃ کہف کی آیت کے الفاظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور عاجزی کہے ہیں - اکثر مفسرین یہی فرماتے ہیں - لیجئے جناب کی تسلّی کے واسطے جناب کے مسلم بزرگ اسماعیل دہلوی کی عبارت نقل کئے دیتا ہوں عبارت پوری یوں ہے -

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحیٰ اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْمُخَاطِبِیْنَ بِقَوْلِہٖ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ھُمُ الْمُشْرِکُوْنَ فَکَیْفَ مثل اللّٰہُ تعالیٰ فِی الْبَشَرِیَّۃِ نبیّہ بالمشرکین الذین ثَبَتَ نَجَاسَتُھُمْ فی القرآن - تفویۃ الایمان ص۳۱۷

ترجمہ :- اے نبی اُن سے کہہ دے کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں - مجھ پر اس بات کی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے یکتا ہے - اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مِثْلُکُمْ کا خطاب مشرکین کی طرف ہے - پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں ان مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا جن کی نجاست قرآن سے ثابت ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے - کہ مشرک ناپاک ہیں -

لیجئے ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیے جو جناب کے بھی مسلم بزرگ ہیں -

فرمایا:- اپنے کو دیوبندی کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بس اہلِ سنت و جماعت کہہ دیا کرو۔

فرمایا:- بعض لوگ نور و بشر کے جھگڑے میں پڑے رہتے ہیں۔ یہ نازک مقام ہے۔ کسی وقت بے ادبی سے بشر کہہ دیا تو پیغمبر کی تنقیص لازم آئے گی۔ جس سے ایمان سلب ہونے کا اندیشہ ہے۔ تذکرہ ادریس کاندھلوی ص۱۶۳ طبع پاکستان۔

ہماری نقل کردہ دونوں عبارتیں جناب کے مسلم دو بزرگوں کی ہیں۔ اسماعیل دہلوی کی عبارت سے ثابت ہوا۔ کہ مِثْلُکُمْ کا خطاب مشرکین کو ہے مومنین کو نہیں۔ لہٰذا حضور علیہ السّلام کسی اُمتی کی مثل نہیں ہیں۔ اگر کسی نے مماثلت کا دعویٰ کرنا ہو تو پہلے وہ مشرک پلید ہونے کا دعویٰ کرے تب بات بنے گی۔ اور مومنین میں سے کسی نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثلیت کا دعویٰ کیا ہو۔ کوئی ایک مثال نہیں پیش کر سکتا ہے۔ اور دوسری عبارت ادریس کاندھلوی نے تو صاف صاف لکھ دیا ہے۔ کہ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہے وہ بے ادب گستاخ ہے۔ اور اُس کا ایمان سلب ہو جائے گا۔ اب جناب کی مرضی ہے۔ اگر ایمان سے خارج ہونا ہے تو بشر بشر کی رٹ لگاتے رہیں۔ ورنہ ایسے عقیدے سے توبہ کریں۔ جو قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے عقیدے کے خلاف ہے۔ بلکہ نبی پاک کا خود فرمان ہے لَسْتُ کَاَحَدٍ مِنْکُمْ۔ مشکوٰۃ شریف ص۱۱۱ میں نہیں ہوں تم میں سے کسی کی مثل:

سوال۔ جناب صوفی صاحب حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی کی سند پیش کریں۔ میں نے بہت سے علماء سے استفسار کیا لیکن کوئی شافی جواب نہیں ملا۔ معلوم ہوا کہ یہ الفاظ مستند نہیں۔

جواب۔ جناب پہلے آپ نے بشریت کا مسئلہ چھیڑا تو اُس میں جناب کو مُنہ کی کھانی پڑی۔ اب اوّل خلق ہونے کا مسئلہ زیرِ بحث لے آیا۔ اس میں بھی

آپ کو ندامت اٹھانی پڑے گی۔

لیجئے کتب حدیث سے اس حدیث کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

وَرَوَی عبدُ الرّزاق بسندہٖ عن جابر بن عبد اللّٰہِ رضی اللّٰہ عنہُ قال قلت یارسول اللّٰہِ بِأَبی أنت أُمّي أخبِرنِي عَنْ اوّل شيءٍ خَلَقَهُ اللّٰہُ تعالیٰ قبل الاشیاءِ قَالَ یا جابر انّ اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہٖ۔

الانوار المحمدیہ علامہ یوسف نبہانی ص ۱۳ مواہب اللدنیہ اردو ص ۹۹ ج ا

ترجمہ:۔ حضرت امام عبدالرزاق اپنی کتاب مصنف عبدالرزاق میں اپنی سند کے ساتھ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے خبر دیجئے کہ وہ پہلی چیز کون سی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے پیدا کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

قد قال الاشعریّ اِنَّهٗ تعالیٰ نورٌ لیس کالانوارِ والرّوحُ النبویۃُ القدسیۃ لَمعَۃٌ من نورہٖ والملائکۃُ شَرَرُ تلك الانوارِ و قال صلی اللّٰہ علیہ وسلَّمَ اوّلُ ما خلق اللّٰہُ نوری و من نُوری خَلَقَ کل شیءٍ۔

مطالع المسرات للعلامہ فاسی ص ۲۶۵ خاتم النبیین انور شاہ دیوبندی ص ۱۴

فارسی۔ بے شک امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسا نور ہے جو کسی کی مثل نہیں ہے۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس اسی نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے انہی نوروں کے جھڑے ہوئے پھول ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

قال ابن حجر اختلف الروایات فی اوّل المخلوقات وحاصلها کما بنیتهٗ فی شرح شمائل الترمذی انّ اوّلها النور الذی خلق منه علیه الصّلوٰۃ والسلام ثم الماء ثم العرش۔ مرقات ۱؍ج

ترجمہ:۔ علامہ ابن حجر نے کہا ہے۔ کہ پہلی مخلوق کے متعلق روایات مختلف ہیں۔ اور ان کا حاصل یہ ہے۔ جیسا کہ میں نے شرح شمائل ترمذی میں مفصل بیان کیا ہے۔ کہ سب سے اوّل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور خلق ہوا۔ پھر پانی پھر عرش۔

نیز فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو پیدا کیا پھر اس نور سے قلم ستر حجاب اور ان کے فرشتے پیدا کئے۔ پھر لوح کو پیدا کیا۔ پھر اس کے کمال اور انعقاد سے پہلے ہی عرش ارواح، جنّت اور برزخ کو پیدا کیا عرش کو نور سے پیدا کیا اور اس نور کو نورِ مکرم یعنی نورِ محمدی سے پیدا کیا۔ الابریز اُردو ص ۶۷۴ عربی صفحہ ۲۶۴ طبع مصر جمال مصطفےٰ صادق سیالکوٹی ص ۳۷۷

وَرُوِیَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ج۔ اور روایت کیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے سب سے اوّل میرا نور پیدا فرمایا ج ۱ ؍ ۱۴۰ مرقات منقول از سراجاً منیرا علامہ ہزاروی علیہ الرحمۃ۔

درحدیث صحیح وارشدہ است اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ مدارج النبوۃ ۲؍۲

صحیح حدیث میں مذکور ہے۔ کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صاحب لولاک کا نور پیدا فرمایا۔

وَجَاءَ: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ: وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ قَالَ الشَّیْخُ عَلِیُّ الْخَوَاصُ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ لِاَنَّ حَقِیْقَتَهٗ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَبَّرُ عَنْھَا بِالعَقْلِ الاَوَّلِ وتارۃ بالنور فارواح الانبیاء والاولیاء مستمدۃ من روح محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم سیرۃ حلبیہ عربی جز۱ صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ مصر۔

ترجمہ: اور آیا ہے۔ ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا۔ شیخ علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معنی دونوں کے ایک ہیں بے شک حقیقتِ محمدیہ علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو اول عقل ہونے سے تعبیر کیا گیا اور نور سے۔ پس انبیاء کرام اور اولیاء کرام کی روحیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد مانگنے والی ہیں۔

وعن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابیہ عن جدہٖ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نوراً بین یدی ربی قبل خلق آدم علیہ الصّلاۃ والسلام باربعۃ عشر الف عام وایضاً عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول سأل جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال یا جبرئیل کم عمرت من السنین: فقال یا رسول اللہ لست اعلم غیران فی الحجاب الرابع نجماً یطلع فی کل سبعین الف سنۃ مرۃ رأیتہ اثنین وسبعین الف مرۃ فقال یا جبرئیل وعزتی ربی جل جلالہ انا ذلک الکوکب رواہ البخاری سیرۃ حلبیہ ج۱ ۴۹ روح البیان ج۳ ص۵۴۳ جواہر البحار ج۲ ۳۱۹

علی بن حسین نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا۔ کہ تحقیق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں نور تھا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ اے جبرئیل تیری عمر کتنی ہے۔ تو سیّدنا جبرئیل نے عرض کی یا

رسول اللہ میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ چوتھے حجاب پر ایک ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع ہوتا۔ میں نے اس کو بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ تو آپ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا۔ مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم وہ ستارہ میں ہی ہوں۔ نقل کردہ عبارت سے واضح ہو گیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور پاک تمام مخلوق سے چودہ ہزار سال پہلے تھا۔ علامہ شہاب الدین خفاجی حضور علیہ السلام کے اول نور ہونے کے متعلق بھی اسی طرح رقم طراز ہیں :۔

بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ خلق نورہ قبل ان یخلق آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام باربعۃ عشر الف عام کما رواہ ابن القطان نسیم الریاض ج ۲ ص ۱۰۱ طبع بیروت۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا کرنے سے چودہ ہزار سال پہلے پیدا فرمایا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی اسی حدیث کو صحیح کہا ہے۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۹۲ فیوض الحرمین ص ۹۸-۲۹۶

اب مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ اسی حدیث کے متعلق پڑھیئے :۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ وقال علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نور اللہِ والمومنون من نوری۔ مکتوب ۱۲۲ دفتر دوم ص ۵۶۷ ۵۷۳ مطبوعہ ترکی۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اور تمام مومنین میرے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

اب دیوبندی حضرات کے مسلم بزرگ کا عقیدہ نقل کیا جاتا ہے۔

لولاک لما خلقت الافلاک اور اوّل ما خلق اللہ نوری

بارگاہ رسالت اور بزرگان دیوبند ص۳۵ الشہاب الثاقب حسین احمد مدنی کی ص۴۷

امداد السلوک ص۱۵۷ تفسیر الکوثر ص۲۲۶ ابن تیمیہ کی۔

لیجئے ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ملاحظہ فرمایئے:۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ موضوعات کبیر عربی ص۱۴۹

اسی حدیث کے متعلق بانیٔ مدرسہ دیوبند رشید احمد گنگوہی یوں لکھتا ہے۔

اوّل ما خلق اللّٰہُ نُوری وَلولاک لما خلقت الافلاک

یہ حدیثیں کتب صحاح میں موجود نہیں ہیں مگر شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے اول ما خلق اللّٰہُ نُوری کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے فتاویٰ رشیدیہ ص۳۷۳ مطبوعہ پاکستان۔

وفی انس الجلیل ان اللہ خلق اوّلاً نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل العرش والکرسی واللوح والقلم والسماء والارض والجنّۃ والناس۔ التاریخ الخمیس ص۱۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی النوری۔ التاریخ الخمیس ص۱۹۔

عن ابی ھریرۃ انھم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی وجبت لک النبوّۃ قال آدم بین الروح والجسد۔

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن التاریخ الخمیس ص۲۰

سوال:۔ جناب صوفی صاحب نبی پاک کی ذات کے نور ہونے کے متعلق وضاحت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ القرآن

اسواط الحسین علی ادبار المنافقین

ازقلم

مناظر اسلام حضرت صوفی سردار محمد لشان

ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی کاموںکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ ۔ کاموںکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ تعالیٰ
بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ القرآن

اسواط الحسینی الصیاقین

علیٰ

ادبارِ المنافقین

ازقلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمد لشاری
ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی کامونکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ۔ کامونکی

دیوبند کا مختصر تعارف

ابن عبدالوہاب کا روحانی فرزند اسماعیل بن عبدالغنی دہلی میں پیدا ہوا۔ جس نے تقویۃ الایمان لکھ کر اپنے روحانی باپ عبدالوہاب نجدی کا خلف الرشید ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا۔ اس کے بعد ۱۲۸۳ھ میں ہندوستان کے قصبہ دیوبند میں مدرسہ وہابیت قائم ہوا۔ اگر لفظ دیوبند کو ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے۔ تو پتہ چل جائے گا۔ کہ دیوبندی کہلانے والوں کو انبیاء و اولیاء کا دشمن ہونا چاہیے۔ کیونکہ دنیا میں سب سے پہلے دیوبند کا لفظ قارون کے لئے استعمال کیا گیا۔ دیوبند قارون کا لقب تھا۔ پھر ایران کے قدیم بادشاہ جمشید کا لقب ہوا۔ پھر ہندوستان کے قصبہ کا نام ہوا۔

فیروز اللغات فارسی ص ۴۸۶ جلد اول مطبوعہ پاکستان

اصلی دیوبند یعنی قارون کو کون نہیں جانتا۔ بے شک وہ نبی اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن تھا۔ وہ آپ کی دعا سے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ معلوم ہوا! نجدی اور دیوبندی فطرتاً حق اور اہلِ حق کے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے گستاخ فرقہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

ملنے کے پتے: مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

مکتبہ چشتیہ رضویہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

ضیاء بک ڈپو قلعہ دیدار سنگھ

دیباچہ طٰہٰ یٰسین نیاز گین

سردار احمد ۲۳/۳/۸۶

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔

امابعد۔ ۱۸ ۳/۸۶ بروز منگل تقریباً دس بجے دن ناچیز کو ایک رسالہ بنام عبدۃ المسلمین فی رد المشرکین موصول ہوا۔ پڑھ کر معلوم ہوا۔ کہ میری تصنیف عقیدۃ الصالحین فی نور سید المرسلین کا جواب پوری (تنو دیدار بیگا مرکی) دیوبندیت نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر لکھا۔ لیکن جواب نہ بن سکا۔ تو اِدھر اُدھر کی فضول باتیں ہانک کر چالیس ۴۰ صفحات سیاہ کر مارے۔ اور جواب لکھنے میں مولوی عبداللہ خارجی اور رحمت اللہ اُستاد الجاہلین یہ دونوں سرفہرست ہیں۔ جواب لکھنے میں خباثت باطنی اور یہودیت کا پورا پورا ثبوت دیا۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ! ہم اختصار کے ساتھ طائفہ نجدیہ وہابیہ دیوبندیہ کے بے بنیاد قائم کردہ سوالات کا جواب دیں گے۔ جو بات خلافِ موضوع ہو گی۔ اس کا ہم جواب نہیں لکھیں گے۔ کیونکہ فرقہ وہابیہ کا یہ طریق کار ہے۔ بات تو نورانیت و بشریت کی ہو۔

خواہ مخواہ اس میں مسئلہ علم غیب وغیرہ کے دلائل نقل کر کے اصل بات کو اُلجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا موقف صرف حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو نور اور بے مثل بشر بے سایہ ثابت کرنا ہے۔ اب ہم اصل موضوع کی طرف اہل علم حضرات کو متوجہ کرتے ہیں۔

وہابی ملّاں کی جہالت

لکھتا ہے۔ کہ جو بات کی جائے۔ وہ قرآن و حدیث کے ترازو میں تولی جائے گی۔ ورنہ اس کے سوا قاطع نزاع نہیں ہو گی۔

(عقیدۃ الجاہلین ص ۳)

الجواب بعون الوہاب۔ اس اجہل خارجی ملّاں کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ ادلہ

شرعیہ صرف قرآن و سنت ہی نہیں۔ بلکہ ادلہ شرعیہ اربعہ ہیں۔ قرآن۔ حدیث اجماع قیاس یہ تمام امت محمدیہ کا مسلمہ عقیدہ ہے صرف دو پر اکتفا کرنے والا امت محمدیہ سے خارج ہے۔ آج تک کسی مسلم شخصیت نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ جاہل کوئی کرے تو ہمارا اس سے واسطہ ہی نہیں۔

و انتظم فی کتب الصحاح و ایضاً فی اصول الشاشی

قد جاءکم من اللہ نور و کتب مبین

وہابی لکھتا ہے یھدی بہ اللہ۔ یہاں نور سے مراد صرف قرآن کریم ہے

جواب! خارجی ملاں اپنے مسلم بزرگ شاہ عبدالقادر دیوبندی کا ترجمہ پڑھیں کہ روشنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔

(تفسیر موضح القرآن ص۱۰ مطبوعہ پاکستان)

سید المفسرین سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ملاحظہ کریں

قد جاءکم من اللہ نور (رسول یعنی محمد) و کتاب مبین (بالحلال و الحرام (یہدی بہ) بالمحمد و القرآن (تفسیر ابن عباس ص۷۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نور سے مراد نبی پاک کی ذات لی ہے اور کتاب مبین سے قرآن مراد لیا ہے۔ اور یہدی بہ کا جواب بھی دے دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت کرتا ہے یا قرآن کریم سے خارجی ملاں کا قائم کردہ اعتراض رفع ہو گیا۔ اور ثابت ہوا کہ نور سے مراد نبی پاک کی ذات لینا صحابہ کا عقیدہ ہے۔ اور کتاب مبین سے قرآن۔

سابقہ آیات کے قرینے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قد جاءکم کا فاعل رسول ہے اور یہاں بھی اکثر مفسرین نے جاءکم کا فاعل رسولؐ ہی کی ذات مراد لیا ہے لیجئے اپنے گھر کا حوالہ پڑھیئے تحقیق آئے ہیں تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور

اور کتاب مبین ، نور سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے
رشید احمد گنگوہی (امداد السلوک ص ۱۵۶)

(وہابی مولوی کا خود اقرار)

کہ مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ جائز ہے ۔ کہ واؤ عطف تفسیر کے لئے ہے ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید دونوں کا نام رکھا خط کشیدہ عبارت طائفہ وہابیہ کی فاتحہ خوانی کر رہی ہے ۔ کہ اول آں کرنے کے بعد خود ہی مان گیا کہ زیر آیت قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین سے دو چیزیں مراد ہیں ۔ دروغ گو حافظہ نباشد قائم کردہ اعتراض وہابی کی نقل کردہ عبارت سے خود ہی باطل ہو گیا ۔

خارجی وہابی کی خیانت لکھتا ہے کہ مولانا موصوف لا یہتدی بالنور فی الظلام کا جملہ چھپا گئے ۔

تفسیر خازن ج ۲ ص ۲۱ عقیدۃ الجاہلین ص ۵)

ترجمہ :۔ نہیں ہدایت لی جاتی ساتھ نور کے بیچ اندھیرے کے

ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں :۔ تاکہ وہابی ملاں کی بد دیانتی اور کذب بیانی کا پردہ کھل جائے ۔ مولوی عبد اللہ اور رسید الجاہلین رحمت اللہ ربانی ان دونوں کی جہالت پر صد افسوس !

لیجئے ! اصل عبارت یوں ہے ۔ یعنی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم انّما سماہ اللہ نوراً لانہ یہتدی بہ کما یہتدی بالنور فی الظلام

(تفسیر خازن بر حاشیہ معالم التنزیل ج ۲ ص ۲۸ مطبوعہ مصر)

خط کشیدہ عبارت بنظر غور پڑھیں ۔ کہ عبارت سے تین لفظ (اللہ ، لانہ کما) اپنے بزرگوں کی وراثت سمجھ کر مضم کر گئے ۔ کما کو لا سے بدل دیا ۔ ہم

چیلنج کرتے ہیں۔ کہ پوری طائفہ وہابیہ دیوبندیہ لایہتدی کا جملہ تفسیر خازن سے دکھادیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ حافظ ابن کثیر کی عبارت میں ہٖ کی ضمیر ہمارے اصل مسودہ میں ہے۔ چھپوائی میں رہ گئی ہے۔

تفسیر مدارک کی عبارت میں خیانت

او النور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ یھتدی بہ کما سمّی سراجا۔ یا نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعے ہدایت فرمائی۔ خارجی ملاں نے کما سمّی سراجا کا ترجمہ نہیں کیا۔ کر دیتا تو ڈھول کا پول کھل جاتا۔ اور خباثت باطنی کا کیسے پتہ چلتا۔ صاحب مدارک نے تو صاف بتادیا۔ کہ نور سے مراد نبی پاک کی ذات ہے۔ جیسے سورج کی ذات نور ہے۔

ایسے ہی نبی پاک کی ذات نور ہے

ہم وہابی سے پوچھتے ہیں۔ کہ سورج کی ذات نور ہے یا کہ صفت، مدارک کی نقل کردہ عبارت طائفہ وہابیہ کو مفید ثابت نہیں ہوئی۔

حضور علیہ السلام کی ذات نور ہونے پر چند حوالہ جات نقل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ نبی پاک ؐ کو نور ماننا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

از اں جملہ اسم النور است و ایں اسم ذاتی است (مدارج النبوۃ فارسی ص ۳۵۲ ج ۲)

شیخ صاحب نے فرمایا کہ نور اسم ذاتی ہے۔

علامہ محمد مہدی فاسی المتوفی ۱۰۸۰ھ کا عقیدہ بے شک حضور علیہ السلام کی ذات نور ہے (مطالع المسرات ص ۱۰۶)

وہابی ملاں کے مسلّم بزرگ رشید احمد کا عقیدہ۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پاک کو ایسا پاکیزہ کیا۔ کہ خالص نور ہو گئے۔ اور حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرما دیا۔ (امداد السلوک ص ۱۵۶ سطر ۱۳)

خط کشیدہ عبارت وہابی ملّاں کے بزرگ کی ہے۔ نہ کہ ہماری! اس سے تین مسئلے ثابت ہوئے۔ کہ رشید احمد گنگوہی نے حضور علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کی اولاد مانا، حضور علیہ السلام کو خالص نور مانا، اللہ تعالیٰ کا نور مانا۔ اگر نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا نور ماننا اور ذات کو نور ماننا کفر ہے۔ تو سب سے پہلے رشید احمد گنگوہی کافر ٹھہرے۔

عقیدۃ الجاہلین ص ۷ کی عبارت وہابی لکھتا ہے کہ غیر معتبر تفاسیروں کے حوالے نقل کئے ہیں۔ ہم نے ۲۳ قرآن پاک کی معتبر تفاسیروں کے حوالے نقل کئے ہیں۔ جواب نہ بن سکا۔ تو غیر معتبر لکھ دیا۔ ہم اس خارجی سے پوچھتے ہیں۔ کہ ان تفاسیروں کو کس مسلّم شخصیت نے غیر معتبر لکھا ہے۔ حوالہ پیش کریں۔ جتنے حوالے پیش کریں گے اتنے صد روپے انعام حاصل کریں۔

حدیث:۔ اوّل ما خلق اللہ نوری یا نور من نور اللہ والی حدیث کو محدثین اہل سنت والجماعت نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اس بیچارے کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ جس حدیث کو محدث بلا سند نقل کر دے وہ بھی قابل قبول

ہے۔ محدث کا نقل کر دینا ہی اس کی سند ہے۔

اسی حدیث کے متعلق حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا فیصلہ پڑھیں پہلی فصل **نور محمدی کے بیان** میں پہلی روایت عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھ کو خبر دیجئے۔ کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا۔ بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا (الی آخرہ)

اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقتاً ثابت ہوا نشر الطیب ص ۶، امداد السلوک رشید احمد گنگوہی کی ص ۱۵۷، سیرت النبی شبلی نعمانی و سلیمان ندوی ص ۷۵۸ ج ۳، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۶۷ ج ۱ انتباہ فی سلاسل اولیا شاہ ولی اللہ دہلوی کی ص ۹۲ مترجم، الشہاب الثاقب حسین احمد مدنی ص ۴۷، مختصر مواہب اللدنیہ عربی علامہ یوسف نبہانی ص ۱۳، سیرت محمدیہ مترجم ص ۸۴-۸۵ احمد بن محمد ابن ابی بکر قسطلانی رح، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۸، ابریز اردو ص ۶۷۴، مکتوبات مجدد ص ۱۵۳ ج ۹، میلاد النبوی محدث ابن جوزی کی ص ۱۲۴، النعمۃ الکبریٰ ص ۳، ابن حجر مکی مدارج النبوۃ فارسی ص ۲ ج ۲، دلائل الخیرات ص ۲۷ حاشیہ ۲، نشر الطیب ص ۲۱۶ عبداللہ دیوبندی بکھروی، بارگاہ رسالت و بزرگان دیوبند ص ۳۵ مولوی عبدالستار وہابی غیر مقلد قصص المحسنین ص ۱۴، شاہ رفیع الدین دہلوی کا عقیدہ دمغ الباطل فارسی مطبوعہ گوجرانوالہ ص ۲۳۹، فیوض الرحمٰن ص ۹۶ مندرجہ بالا کتابوں میں حدیث کا صحیح ہونا نقل ہے۔ اگر نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلم کو اوّل نور، اور اللہ کے نور سے ماننا کفر ہے۔ تو وہابی مولوی کے مسلّم بزرگ بھی کافر ہوئے۔

ہماری نقل کردہ عبارات عقیدۃ الصالحین صـ۹ جو کہ اسماعیل دہلوی کی ہے۔ جواب نہیں دیا صـ۱۰ کی عبارت ادریس کاندھلوی دیوبندی جو کہ تبلیغی جماعت کا گرو ہے۔ اس کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ صـ۱۱ علامہ محمد مہدی نانسی علیہ الرحمۃ اور انور شاہ دیوبندی کی عبارت کا جواب ندارد صـ۱۲ کی عبارت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی ہے۔ جواب نہیں دیا صـ۱۳ اسیرت حلبیہ روح البیان کی عبارت کا جواب ندارد صـ۱۴ نسیم الریاض کی عبارت کا جواب ندارد، شاہ ولی اللہ کی عبارت کا جواب ندارد۔ مکتوبات مجددؒ کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ صـ۱۵ عبداللہ بکھروی دیوبندی حسین احمد مدنی دیوبندی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ ملّاں علی قاری کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ ترمذی شریف کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مسئلہ بشریّت مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہابی کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ محل نزاع تو مثلیت ہے نہ کہ بشریّت، اہل سنت والجماعت کی کسی مسلّم شخصیّت نے حضور علیہ السلام کی بشریّت کا انکار نہیں کیا، اور نہ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ نزاع تو ہمارا اور تمہارا مثلیت میں ہے۔ ہمارا اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السّلام بے مثل ہیں۔ ہماری مثل نہیں۔ جو شخص حضور علیہ السلام کو بے مثل بشر نہ مانے وہ بے ادب گستاخ ہے۔ لہٰذا اُمّت وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبی صلّی اللہ

علیہ وسلمؐ ہمارے جیسے ہی ایک انسان ہیں۔ ان کے والدین تھے۔ انہوں نے نکاح کئے۔ ان کی اولاد ہوئی۔ وہ کھاتے پیتے تھے۔ سوتے جاگتے تھے۔ لہذا ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ السلام کی تمام اُمت کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل نوری انسان تھے۔ انہوں نے جو کچھ کیا۔ اُمت کی تعلیم کے لئے کیا۔ ہماری انسانیت کو آپ کی انسانیت سے کوئی نسبت نہیں۔

حضورؐ علیہ السلام کے بے مثل ہونے کے دلائل

۱۔ ابو اسحاق کہتے ہیں۔ ہمدان قبیلے کی عورت نے کہا۔ کہ میں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ حج کیا ہے۔ میں نے کہا کہ نبی علیہ السلام کی کچھ تعریف بیان کر۔ عورت نے کہا گویا کہ آپ چودھویں رات کے چاند ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا

(الخصائص الکبری ص۷۲ ج۱)

۲۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا (الخصائص الکبری ص۷۳ ج۱)

۴۔ ہند بن ابد حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا

(الخصائص الکبری ص۷۲ ج۱)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور جب کبھی آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے۔ اور آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب ہوتی۔ اور جب بھی کبھی آپ کسی چراغ

کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب ہوتی

۶۔ علامہ مناوی شرح الجامع الصغیر (کتاب الوفا ج ۱ ص ۴۰۷)

میں فرماتے ہیں۔ انہ کان یبصر من خلفہ لانہ کان یری من کل جہۃ

من حیث کان نورا کلہ ولہذا کان لاظل لہ (فیض القدیر ص ۱۷۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ نبی پاک علیہ السلام اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ اس لئے کہ ہر طرف یکساں

دیکھتے تھے۔ کیونکہ آپ سراپا نور ہیں۔ اسی لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔

ہمارے نبی پاک علیہ السلام کے بے مثل نوری انسان بے سایہ ہونے کا عقیدہ

مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے

کتاب الشفاء ص ۲۴۳ ج ۱، نسیم الریاض شرح شفاء ص ۲۸۲ ج ۳ شرح

شفا للقاری ص ۵۲۷ ج ۱، نسیم الریاض ص ۴۸۱ ج ۳، الخصائص الکبریٰ ص ۶۸ ج ۱

زرقانی شرح مواہب ص ۲۲۰ ج ۴، سیرۃ حلبیہ ص ۳۸۱ ج ۳، مدارج النبوۃ

اردو ص ۴۳ ج ۱، مجمع البحار ص ۴۰۲ ج ۲، کشف الغمۃ للشعرانی ص ۵۱ ج ۲

نعمۃ الکبریٰ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ ص ۱۶، لغات الحدیث مؤلف وحید الزماں

غیر مقلد کتاب نون ص ۱۵۶ ج ۶ کالم نمبر ۱ سطر ۴ تا ۷، امداد السلوک مصنف

رشید احمد گنگوہی دیوبندی ص ۱۵۶

چیلنج اگر کوئی دیوبندی وہابی یہ ثابت کر دے۔ کہ مع صحابہ کرام رض اکابرین

امت نے نبی علیہ السلام کو اپنی مثل بشر کہا فی حوالہ ایک لاکھ

ہزار روپے انعام حاصل کرے۔ باقی رہا انبیاء کرام کا اپنے آپ کو مثل لوگوں

کے بشر کہتے رہے ہیں۔ سو یہ ازروئے تواضع کے تھا۔ نہ کہ ازروئے حقیقت

حضور مجدد پاک شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ پڑھیے

جاننا چاہیے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش دیگر تمام

انسانوں کی پیدائش کی طرح نہیں۔ بلکہ جہان کے کسی فرد کو آپ سے مناسبت نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے اللہ تعالےٰ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا۔ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں (مکتوبات مجدد فارسی دفتر سوم حصہ دوم صفحہ ۵۱۵ مطبوعہ ترکی)

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام کے بے مثل بے سایہ نوری انسان اور اللہ کے نور سے نور ماننا عین اسلام ہے۔

مسئلہ عبدیّت

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ (القرآن)
بابرکت ہے وہ ذات جس نے قرآن اتارا اوپر اپنے بندے خاص کے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے نوری فرشتوں کو بھی عبد کہا ہے "بل عباد مکرمون" (سورۃ الانبیاء پ۱۷)

لفظ عبد کا اطلاق فرشتوں پر آجائے۔ تو اُن کی نورانیت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کی ذات پر عبد کا اطلاق آنے سے آپؐ کی بھی نورانیت میں فرق نہ آئے گا۔

لفظ رجل

وہابی لکھتا ہے۔ اکان للناس عجباً ان اوحینا الیٰ رجل منھم (عقیدۃ الجاہلین صفحہ ۱۴) لوگوں کو تعجب کیوں کہ ہم نے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی جو انہیں میں سے ایک ہے۔

ہم وہابی سے پوچھتے ہیں۔ اگر سیدنا جبرائیل علیہ السلام پر لفظ "رجل" کا اطلاق آجائے۔ تو وہابی جبرائیل علیہ السلام کو بھی اپنی مثل کہیں گے۔ جبرائیل علیہ السلام نوری ہیں یا خاکی؟ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اذا طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یُریٰ علیہ اثر السفر (مشکوٰۃ شریف عربی حدیث نمبر ۲)

اچانک ہم میں ایک آدمی آیا سخت سفید کپڑوں والا سخت سیاہ بالوں والا۔ اس پر سفر کا کوئی نشان ظاہر نہ تھا۔

کیوں جناب وہابی صاحب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نوری پر رجل کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ کیا جبرائیل علیہ السلام کے نوری ہونے میں فرق پڑا۔ عقل ہوتی تو دیوبندی نہ بنتے۔

نور لباس بشریت میں

وہابی خارجی کے مسلّم بزرگ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کا عقیدہ

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریّت نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستّار

تبلیغی نصاب فصل پنجم فضائل درود شریف ص۱۲۹ سطر ۲ قصائد قاسمی۔

مولوی قاسم نانوتوی نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام پر محض بشریّت کا حجاب تھا حقیقۃً نور تھے۔ اور نبی پاک علیہ السّلام کی ذات اقدس کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اشرف علی تھانوی کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضور علیہ السّلام کی ذات نور ہے۔ شعر ملاحظہ فرمائیں

نبی خود نور اور قرآن ملا نور نہ ہوں کیوں مل کر پھر نورٌ علیٰ نور

اشرف المواعظ ص۳ ج۴۲

حدیث اوّل ما خلق اللہ نوری کے متعلق رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ پڑھیں اور دیوبندی ملّاں اپنے بزرگ کا ماتم کریں۔

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اول ما خلق اللہ نوری کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ اس کی کچھ اصل ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۳۷۳)

اب تو وہابی ملّاں کو اؤں آں کرنے کی گنجائش باقی نہ رہی کیا پدی کیا پدی کا شوربا

حضور علیہ السّلام احتلام سے محفوظ تھے

حضور علیہ السّلام احتلام سے محفوظ تھے بسند مجاہد ابن عبّاس سے

روایت کی ہے۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔ چونکہ احتلام شیطان کے وسوسے ہوتا ہے۔ نبی پاک سراپا نور ہیں (خصائص الکبریٰ اردو ص ۱۳۱ ج ۱)

ابن سبع نے حضور علیہ السلام کی خصوصیات کے بیان میں کہا۔ کہ آپ کا سایہ دھوپ اور چاندنی دونوں میں اس وجہ سے نہ ہوتا۔ کہ آپ سرتاپا نور تھے بعض علماء نے کہا اس کی شاہد یہ حدیث ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے واجعلنی نوراً۔ اے اللہ مجھ کو سراپا نور بنا دے۔

حضور علیہ السلام کا سایہ نہیں تھا

عن ابن عباس قال: لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل (کتاب الوفاء عربی ص ۴۰۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ (ایضاً) مدارج النبوۃ اردو ص ۴۲، الخصائص الکبریٰ عربی ص ۶۸ ج ۱، اردو ص ۱۶۹ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۳۸۱ ج ۲، نسیم الریاض بہ حاشیہ علی القاری ص ۴۸۱، ص ۴۸۲ ج ۳، مکتوبات مجدد دفتر دوم ص ۵۱۵ مطبوعہ ترکی، تاریخ الخمیس ص ۲۱۹ ج ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۶۸۶ ج ۲، شفا شریف ص ۲۴۳ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی ص ۲۱۹ پ ۳۰، الشمامۃ العنبریہ نواب صدیق الحسن غیر مقلد کی ص ۵۱

مندرجہ بالا کتب میں حضور علیہ السلام کے سایہ نہ ہونے کا ثبوت موجود ہے اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ مولوی رشید احمد دیوبندی کا عقیدہ پڑھ کر داد دیجئے۔ عبارت یوں ہے۔

متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نہیں رکھتے تھے اور یہ واضح ہے۔ کہ نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔ مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا۔ کہ رشید احمد دیوبندی کا عقیدہ ہے۔ کہ سایہ نہ ہونے والی متواتر حدیث ہے۔ اور نبی پاک علیہ السلام کا جسم پاک نور ہے اور اللہ کے نور سے ہیں

(امداد السلوک ص ۱۵۶ - ۱۶۷)

وہابی ملاں خط کشیدہ عبارت غور سے پڑھیں۔ جو کہ دیوبندیوں کے مسلّم بزرگ کی عبارت ہے اور خود فیصلہ کریں۔ کہ اگر نبی پاک علیہ السلام کو مجسّم نور ماننا اور بے سایہ ماننا، اور اللہ کے نورؑ سے نورؑ ماننا کفر ہے تو رشید احمد گنگوہی دیوبندی حضرات کے قطب خود ان ہی کے فتورے سے کافر ٹھہرے۔

لو آپ اپنے ہی دام میں صیاد آگیا

عقیدۃ الجاہلین ص۲۹ پر مستدرک کی حدیث نقل کر کے وہابی خارجی نے دجل سے کام لیا۔ اور پوری پوری یہودیت دکھائی۔ اور عبارت یہ ہے حتی رایت ظلی وظلکم فیہا مستدرک ص۴۵۶ ج۴) ترجمہ یہاں تک کہ میں نے اپنا عکس اور تمہارا اس میں دیکھا۔ وہابی خارجی عبارت سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیا عجب بد دیانتی ہے کہ نبی پاک علیہ السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان زمین پر موجود ہوں اور سایہ جنت میں ہو اس حدیث میں فیہا کا جملہ ہی یہ بتا رہا ہے۔ کہ زمین پر کھڑے ہو کر جنت میں اپنا اور صحابہ کا عکس دیکھا۔ وہابی کا قائم کردہ اعتراض بیہودہ ثابت ہوا۔

دوسری عبارت ص۳۰ عقیدۃ الجاہلین۔ قالت فبینما انا یوما بنصف النہار اذا انا بظل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلاً (طبقات ابن سعد ص۱۲۶ ج۸) وہابی خارجی نے ترجمہ غلط کیا ہے۔ حالانکہ ترجمہ یوں بنتا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہم ایک دن نصف نہار میں تھیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں اس وقت آپ کے زیر سایہ تھی: خارجی وہابی نے زیر سایہ عبارت کو بدل کر میں نے سایہ دیکھا کر دیا۔ ہم طائفہ وہابیہ کو چیلنج کرتے ہیں۔ اس حدیث میں رائیت کا لفظ دکھا دیں۔ منہ مانگا انعام حاصل کریں" ولن تفعلوا" لیجئے لفظ ظل کا ثبوت ہم حدیث پاک سے بیان کرتے ہیں۔ عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل" (مشکوٰۃ شریف عربی ص۶۸)

ترجمہ۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات

آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھیگا۔ اس دن نہیں سایہ ہوگا مگر اس کا امام عادل
نقل کردہ عبارت کا جواب ہم نے حدیث پاک سے دیدیا۔ اب ہم وہابی خارجی سے پوچھتے ہیں۔ کہ
لفظ ظل کا اطلاق تو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی ہے۔ کیا خدا کا سایہ بھی مانو گے۔ عقل ہوتی خارجی
نہ بنتے۔ وہابی کا اعتراض حدیث پاک سے رفع ہوگیا۔

عقیدۃ الجاہلین ص ۳۱ یہ وہابی لکھتا ہے کہ رضا خانیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء
علیہم السلام عبد اور بشر نہیں ہوتے بلکہ خدا کے جزء ہوتے ہیں۔ ہم پیچھے ذکر کر آئے ہیں
کہ انبیاء علیہم السلام کی بشریت و عبدیت کا کسی بھی اہل سنت نے انکار نہیں کیا۔ یہ خارجی ملاں کا
ہم پر بہتان ہے اور جھوٹ ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ باقی ہم خارجی ملاں کو چیلنج
کرتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کی کسی معتبر کتاب سے یہ لکھا دکھا دیں۔ کہ انبیاء کرام خدا تعالیٰ کا جزء
ہیں۔ فی حوالہ ایک ہزار روپیہ انعام حاصل کرے۔

عقیدۃ الجاہلین ص ۳۵ وہابی لکھتا ہے کہ مشرکوں کا عقیدہ نور من نور اللہ ہے ہم خارجی
ملاں کے گھر سے ہی جواب نقل کرتے ہیں۔ ۱۔ مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ نور من نور
اللہ ہے۔ نشر الطیب ص ۶ فصل نور محمدی کے بیان میں۔ ۲۔ رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ
نور من نور اللہ۔ امداد السلوک ص ۱۵۷، ۳۔ حضور مجدد پاک کا عقیدہ نور من نور اللہ
مکتوب ۱۲۲ ص ۱۵۳ ج ۹۔ خلقت من نور اللہ والمومنون من نوری۔ ۴۔ محدث
احمد بن محمد ابن ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ مترجم مواہب اللدنیہ ص ۴۵ ج ۱
۵۔ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ نعمۃ الکبریٰ ص ۳

نقل کردہ حوالہ جات میں وہابیہ کے دو بزرگ بھی شامل ہیں۔ جن کا عقیدہ ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے نور ہیں۔ وہابی خارجی کے فتوے سے یہ دونوں
دیوبندی مشرک بے ایمان ٹھہرے۔ اور باقی محدثین اہل سنت پر کیا فتویٰ لگاؤ گے

تجھ سا عقل مند کوئی بشر نہیں
ہم کو تو چھیڑتے ہو گھر کی خبر نہیں

وما علینا الا البلاغ المبین